انسانوں کی قربانی ان کے حضور پیش کی جاتی ہے۔ اپنے عہد کے ان دیوتاؤں کے نام پر نذر و نیاز دی جارہی ہے۔

لیکن سنگدل پھر بھی قدردان نہیں ہیں۔ حکومت کی مسند کے سرکنے کا خوف ہر اس عمل کرنے پر راضی کرتا ہے' جس کا تصور مسلمان تو کیا ایک عام انسان بھی نہیں کر سکتا۔ آج ہر صاحب ریش مجرم دکھائی دیتا ہے۔ ہر وہ بندہ قابل گرفت ہے' جن کی جبینوں پر سجدے کے نشان ہیں یا جو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی ہے۔ جس کا رخ کسی نہ کسی مسجد کی طرف ہے جو اسلاف سے اپنا تعلق قائم رکھے ہوئے ہے۔ جس کے جسم میں روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ماضی سے مقاطعہ کا نتیجہ ہے کہ ناکامیاں اور نامرادیاں ہمارا مقدر بن چکی ہیں۔ قدامت پسندی سے نفرت کے صلہ میں غلامی کا طوق گلے میں پڑ چکا ہے۔ روشن خیالی کے حسین تصور نے اپنی تصویر اس قدر بگاڑ دی ہے کہ خود کو خوف آنے لگا ہے' کہیں جائے پناہ نہیں۔ روز نئے تقاضوں کی ایک فہرست تھما دی جاتی ہے اور حسب منشا مکمل نہ ہونے پر سزاوار ٹھہرایا جاتا ہے۔ ایسی دلدل میں قدم رکھ چکے ہیں' جہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

ایسی سیاہ رات اور گھٹا ٹوپ اندھیرے میں روشنی کی صرف ایک ہی کرن ہے' جو راہِ منزل کا پتہ دیتی ہے۔ وہ صرف سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روشنی سے ایک جہاں منور ہے۔ جس کی خوشبو سے پورا گلستان مہک رہا ہے۔ لیکن ہماری بدنصیبی کہ اس کے نور سے تہی دامن ہیں اور ہم اس مسافر کی مانند ہیں' جو راستہ بھی بھول چکا ہو اور منزل تک پہنچنا بھی نہ چاہتا ہو۔

آیئے اگر آج ہم وہی مقام و مرتبہ پانا چاہتے ہیں' عظمت رفتہ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں' اپنا وقار دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دنیا میں ایک زندہ امت بننا چاہتے ہیں' تو سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیں۔ کسی حیل وحجت کے بغیر اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ اس کی رہبری میں آگے بڑھیں۔ جہان بانی کے وہی اصول اپنائیں' جن کی وجہ سے ہمارے اسلاف سرخرو ہوئے اور عزت کے ساتھ جیئے۔ موجودہ فرعونوں سے نجات کا ایک ہی راستہ ہے کہ اپنا رشتہ دوبارہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جوڑ لیں۔ کامیابی و کامرانی ہمارے قدم چومے گی اور کھویا ہوا مقام دوبارہ مل جائے۔ ان شاء اللہ

جامعہ سلفیہ کانفرنس

۱۰۔ مارچ بروز جمعۃ المبارک کو جامعہ سلفیہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی' جس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوا اور رات گئے تک جاری رہی۔ ایک مدت بعد جامعہ سلفیہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کی تاریخ طے کرتے وقت یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی تھی کہ اس کی کامیابی کے امکانات کتنے فیصد ہیں۔ اگرچہ بعض خدشات اور تحفظات بھی تھے' موسم کی خرابی یا حکومت کی جانب سے پابندی کا بھی اندیشہ تھا۔ لیکن الحمدللہ' اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کانفرنس بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔ یہ کانفرنس تمام حوالوں سے سو فیصد کامیاب رہی۔ تمام مدعوین علماء کرام اور مشائخ بروقت تشریف لائے۔ بعض مہمانانِ گرامی ایک رات قبل ہی رونق افروز ہوئے' جبکہ شرکاء کی تعداد ہمارے اندازوں سے کہیں زیادہ تھی۔

کانفرنس کی کامیابی کا دارومدار علماء کرام کے بیانات اور خطبات تھے۔ جو حالات کے تقاضوں کے عین مطابق تھے اور تمام تقاریر نہایت پراثر اور مدلل تھیں۔ جنہیں سامعین نے دلجمعی کے ساتھ سنا اور بے حد سراہا۔ یہی اس کانفرنس کا بنیادی مقصد تھا۔ تمام حاضرین اس عظیم الشان کانفرنس سے کچھ نہ کچھ حاصل کرکے لوٹے اور خاص کر موجودہ حالات میں مسلمانوں کو درپیش چیلنجوں کا کتاب وسنت میں کیا حل ہے......؟ اس پر سیر حاصل بحث ہوئی۔

جہاں کانفرنس میں عوام الناس کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی' وہاں انہیں جامعہ کو قریب سے دیکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ اس طرح جامعہ کا ایک بھرپور عوامی رابطہ بحال ہوا۔

اس بے مثال کامیابی پر ہم انتظامیہ' اساتذہ کرام اور طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کے شکر گزار ہیں۔ اس سے ہمیں ایک نیا حوصلہ ملا ہے اور بخوشی یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سے ہر سال جامعہ سلفیہ کانفرنس منعقد ہوگی اور اس کی تیاری اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

خصوصاً کانفرنس کے موقعہ پر علمی مجالس کا اہتمام' اور اس کے ساتھ جامعہ سلفیہ سے فارغ التحصیل اور فیض یافتگان علماء کرام کو بطورِ خاص دعوت دی جائے گی۔

ان شاءاللہ